5905 ـ خوراك اور كهانے والے كى طبعيت ميں تعلق

سوال

اسلام ميں خنزير اور گدھے كے گوشت كى حرمت كا سبب كيا ہے، اور كيا خوراك اور كھانے والوں كى طبعيت ميں كوئى تعلق پايا جاتا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

ابن قيم رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" خوراك كھانے جس چو چيز خوراك كھا رہا ہے اس كى طبيعت اور فعل ميں اس كى شبيہ ہے، جس طرح اللہ تعالى كى حكمت مخلوق پيدا كرنے ميں ہے، اسى طرح اس كى شرع اور اس كے احكام ميں حكمت ہے، وہ اس طرح كہ اللہ سبحانہ و تعالى نے اپنے بندوں پر خبيث اور ناپاك اشياء بطور خوراك حرام كى ہيں، كيونكہ جب وہ ان اشياء كو بطور خوراك استعمال كرينگے تو وہ اس كا جزء بن جائيگى تو ان كے اجزاء ان كى خوراك كے مشابہ ہو جائينگے، كيونكہ خوراك كھانے والا خوراك كى شبيہ ہے.

بلكہ وہ تو جوہر ميں بدل جاتى ہے، اس ليے نوع انسانى اپنى خوراك كے اعتدال كى بنا پر مزاج ميں سے زيادہ معتدل ہے، خون اور چير پھاڑ كرنے والے جانوروں كے گوشت كى خوراك تناول كرنا كھانے والے ميں چير پھاڑ كرنے اور لوگوں پر زيادتى كرنے كى شيطانى قوت پيدا كرتا ہے.

اس ليے شريعت كا اس طرح كى خوراك حرام كرنا شريعت كے محاسن ميں شامل ہوتا ہے، ليكن جب اس كے مدمقابل كوئى اس سے بھى زيادہ راجح مصلحت ہو، مثلا ضرورت كى حالت ميں، اس ليے جب عيسائيوں نے خنزير كا گوشت كھايا تو ان ميں ايك قسم كى سختى اور شدت پيدا ہو گئى.

اسى طرح جو وحشى جانوروں اور كتوں كا گوشت كھاتا ہے اس ميں اس كى قوت بن جاتى ہے، اور جب شيطانى قوت كچلى والے وحشى جانوروں ميں ثابت ہے تو شريعت نے اسے حرام قرار دے ديا، اور جب اونٹ ميں شيطانى قوت تھى تو شريعت نے اونٹ كا گوشت كھانے والے كے ليے وضوء كے ساتھ توڑنے كا حكم ديا.

اور جب گدھے كى حمارى طبيعت گدھے كو لازم تھى تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے گھريلو گدھے حرام قرار

دے دیے، اور جب خون شیطان کا مرکب اور اس کے سرایت ہونے کی جگہ تھی تو اللہ سبحانہ و تعالی نے اسے لازمی حرام کر دیا.

اس لیے جو کوئی بھی اللہ تعالی کی مخلوق اور اس کے حکم کی حکمت میں غور و فکر کرتا اور وہ ان دونوں کے درمیان طبیق دیتا ہے تو اس کے لیے اللہ تعالی اور اس کے اسماء و صفات کی معرفت کا ایک عظیم باب کھل جاتا ہے.